## سوال

(33) بیع وفا رہن ہے بیع نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیع وفا (یعنی بائع جب قیمت ادا کر دے مشتری وہ چیز واپس کر دے گا) کا عقد جائز ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اختلاف ہے درمختار اور عزرو غیرہ میں اس کی صورت اس طرح مذکور ہے کہ کسی چیز کو کسی شخص کے ہاتھ مثلاً ایک ہزار درہم کے بیچ دیا اس شرط پر کہ جب وہ اس چیز کو واپس کر دے گا بائع اس کی رقم واپس کر دے گا۔ شافعیہ اس کو "رہن معاد" کہتے ہیں۔ مصر میں " بیع امانت " اور شام میں " بیع اطاعت " کہتے ہیں اور یہ بیع بعض کے نزدیک رہن ہے، اور اس صورت میں اس کے زوائد اور منافع بحکم حدیث "لہ غنمہ وعلیہ غرمۃ" یعنی اس کے لئے اس کا منافع اور اس کے ذمہ اس کا نقصان ہو گا۔

اور جواہر الفتاویٰ میں ہے یہ قول صحیح ہے۔ اور فتاوی خیر الدین رملی میں ہے کہ : وعلیہ الاکثر یعنی اکثر علماء کا یہی قول ہے اور بعض کے نزدیک یہ بیع ہے رہن نہیں۔ اور مشائخ متقدمین ومتاخرین کی ایک جماعت نے لوگوں کا اس ضرورت کی خاطر اور ربا سے محفوظ رہنے کے لئے اس قول کو اختیار کیا ہے لیکن اگر اسی عقد میں شرط استردار لگائی جائے تو بیع فاسد ہو جائے گی کیونکہ حدیث میں ہے "نهي عن بيع وشرط" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقد بیع میں شرط لگانے جانے سے منع فرمایا ہے۔ اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ([1]) لکھا ہے کہ اگرچہ بعض فتاویٰ میں اسے جائز رکھا ہے، لیکن ہمارے نزدیک عدم جواز راجح ہے۔ اور حقیقت میں یہ عقد، عقد رہن ہے کہ جو اس شرط فاسد کے سبب فاسد ہو گئی ہے جو عقدِ بیع کے مخالف ہے۔

---

[1] فتاویٰ عزیزیہ/560 اردو میں

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن**

**صفحہ:348**

محدث فتویٰ